بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

ان اللہ قد صاحم لکم وقت مسیحہ دما نزوہ من ادلۃ

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

دوا میں شفا میں غرض دارالامان میں		چہ گویم باتو گرائی چیاد قادیان میں
سلسلۃ القدیم جلد ۴	جمعۃ المبارک	سلسلۃ الجدید جلد ۱
آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	اے جہان منتظر خوش باش کامد سلطان

قیمت سالانہ پیشگی

والیان ریاست	سے
معاونین	عہ
برضائے	صہ
خود	سے
عام قیمت	عہ

اس سے زیادہ امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماویں وہ بخوشی قبول کیا جاویگا۔

سر دست خریداری بہت کم ہے اور خرچ آمد سے زیادہ ہے اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر بدر قادیان اور خط و کتابت بنام مینیجر بدر ہونی چاہیے

ہمارا دین

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے — کوئی دین دین محمد سا نہ پایا ہم نے

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشان دکھلائے — یہ ثمر باغ محمد سے ہی کھایا ہم نے

ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا — نور ہی نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے

اور دینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا — کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے

تھک گئے ہم تو انہیں باتوں کو کہتے کہتے — ہر طرف دعوتوں کا تیر چلایا ہم نے

آؤ۔ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے — لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

مصطفےٰ پر ترا بیحد ہو سلام اور رحمت — اس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے

ربط ہے جان محمد سے مری جان کو مدام — دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے

اس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں — لاجرم غیروں سے دل اپنا چھڑایا ہم نے

مورد قہر ہوئے آنکھ میں اغیار کے ہم — جب سے عشق اس کا تہِ دل میں بٹھایا ہم نے

گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو — رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

تیرے منہ ہی کی قسم میرے پیارے احمد — تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے

تیری الفت سے ہے معمور مرا ہر ذرہ — اپنے سینہ میں یہ اک شہر بسایا ہم نے

نقش ہستی تری الفت سے مٹایا ہم نے — اپنا ہر ذرہ تری رہ میں اڑایا ہم نے

تیرا میخانہ جو اک مرجع عالم دیکھا — خم کا خم منہ سے بصد حرص لگایا ہم نے

شان حق تیرے شمائل میں نظر آتی ہے — تیرے پانے سے ہی اس ذات کو پایا ہم نے

چھو کے دامن ترا ہر دام سے ملتی ہے نجات — لاجرم در پہ ترے سر کو جھکایا ہم نے

ہم ہوئے خیر امم تجھ سے ہی اے خیر رسل — تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام — مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

قوم کے ظلم سے تنگ آکے مرے پیارے آج — شور محشر ترے کوچہ میں مچایا ہم نے

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت کرتے ہیں۔

ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ ۲۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ ۳۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔

آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ ۲۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ ۳۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔

رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین

پھر اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نکیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا

ان اللہ قد صح لکم وقت مسیحہ وما نزرو من ادلۃ

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۹۸

دوا ہیں شفا ہیں بغرض دار الا [illegible]

[illegible] ئی چہاور قادیان میں

جمعۃ المبارک

سلسلۃ القدیم جلد ۴

[illegible] دید جلد ۱

آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

[illegible] جہان منتظر خوش باش کا در گلستان

تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہمنے
بیچ میں تیری جو گاتی میں جو گایا ہمنے
شور محشر ترے کوچہ میں مچایا ہم نے

ہم ہوئے خیر امم تجھ سے ہی اے خیر رسل
آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
قوم کے ظلم سے تنگ آکے مرے پیارے آج

ہمارا دین

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہمنے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشان دکھلائے
ہمنے اسلام کو خود تجربہ کرکے دیکھا
اور دینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا
تھک گئے ہم تو انہیں باتوں کو کہتے کہتے
آؤ۔ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
مصطفےٰ پر ترا بیحد ہو سلام اور رحمت
ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جان کو مدام
اُس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں
سو ور دفتر ہوئے انکھ میں اغیار کے ہم
گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
تیرے منہ ہی کی قسم میرے پیارے احمدؐ
تیری الفت سے ہے معمور میرا ہر ذرہ
نقش ہستی تری الفت سے مٹایا ہمنے
تیرا میخانہ جو اک مرجع عالم دیکھا
شانِ حق تیرے شمائل میں نظر آتی ہے
چھوکے دامن ترا ہر دام سے ملتی ہے نجات

کوئی دین دین محمدؐ سا نہ پایا ہم نے
یہ ثمر باغ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے
نور ہی نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے
کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے
ہر طرف دعوتوں کا تیر چلایا ہم نے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے
اُس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے
لاجرم غیروں سے دل اپنا چھڑایا ہم نے
جب سے عشق اس کا تہ دل میں بٹھایا ہمنے
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہمنے
تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہمنے
اپنے سینہ میں یہ اک شہر بسایا ہمنے
اپنا ہر ذرہ تری رہ میں اٹھایا ہمنے
خم کا خم منہ سے بصد حرص لگایا ہم نے
تیرے پانے سے ہی اس ذات کو پایا ہمنے
لاجرم در پہ تیرے سر کو جھکایا ہم نے

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت کرتے ہیں

ہاتھ میں ہاتھ دے کر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ - ۲- اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ - ۳- اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ

آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ ۲۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ - ۳- استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔

رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین

پھر اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔

[illegible] ت سالانہ پیشگی

[illegible] ریاست ۵

[illegible] ۵

[illegible]

[illegible]

[illegible] ت

[illegible] سے زائد امداد کے طور

[illegible] جناب عطا فرمادیں

[illegible] قبول کیا جاویگا۔

[illegible] ت خریداری بہت کم

[illegible] خرچ آمد سے دگنا ہے

[illegible] لئے امداد کی بہت ضرورت

[illegible] بنام میاں معراج الدین

[illegible] ٹر بدر قادیان اور

[illegible] ت بنام منیجر بدر

[illegible] ئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۲۷- ستمبر ۱۹۰۵ء - ۱- تاتیک نصرتی-
ترجمہ - میری مدد تیرے پاس آئے گی-
۲- یاتیک من کل فج عمیق
ترجمہ - ہر ایک دور کی راہ سے تیرے پاس لائیں گے-
۲۸- ستمبر ۱۹۰۵ء - حسنت مستقرا و مقاما-
ترجمہ - خوب ہوا از روئے جگہ قرار پکڑنے کے اور از رو جگہ ٹھیرنے کے-
۵- اکتوبر ۱۹۰۵ء - رہا گو سفندان عالی جناب-
۷- اکتوبر ۱۹۰۵ء - بوقت صبح پیش از نماز فجر - رؤیا دیکھا - کہ میں گورداسپور سے آیا ہوں - اور ایک مضبوط گوشت گھوڑے پر سوار ہوں جو کہ کے رنگ کا ہے - گھوڑے پر ہی نماز پڑھی ہے - اور سجدہ بھی کیا ہے - مجھے خیال آیا کہ جب میں گورداسپور گیا تھا - تو میرا بھائی بیمار تھا - اور ان کے بچنے کی امید نہ تھی - معلوم نہیں - اس کا اب کیا حال ہے - گھر کے پاس کوچہ میں میران بخش حجام ملا - وہ بڑی خوش خوش باتیں کرتا ہے - جس سے میں نے سمجھا - کہ اب بھائی صاحب تندرست ہوں گے؛
۷- اکتوبر ۱۹۰۵ء - قبل از نماز فجر - رؤیا - دیکھا - کہ ایک عورت قریباً تیس سال عمر فوت ہو گئی - (اسی روز ایک خادمہ تابی نام کی پوتی عمر تیس سال میں فوت ہوئی - بچہ جننے کے بعد بیمار تھی)-
۱۰- اکتوبر ۱۹۰۵ء - رؤیا - دیکھا - کہ میں کسی جگہ ہوں اور استنجا کے واسطے ایک جگہ سے ڈھیلا لیا ہے - تو دیکھا کہ وہاں بہت سے آدمی جیسے مزدور لنگوٹی پوش ہوتے ہیں بیٹھے ہیں - جن سے کراہیت ہوئی - پھر میں نے شادی خان کو بلانا چاہا - اور خیال آیا - کہ اتنے آدمیوں میں سے اُسے کس طرح شناخت کروں - مگر میں نے آواز دی - تو شادی خان فوراً کھڑا ہو گیا - اس کے ساتھ الہام ہوا -
اذ کففت عن بنی اسرائیل
ترجمہ - جب میں نے بنی اسرائیل کو دشمنوں کے شر سے بچا لیا -
۴- ستمبر ۱۹۰۵ء یا اس کے قریب کا الہام - تؤثرون الحیوۃ الدنیا - ترجمہ - دنیا کی زندگی کو تم اختیار کرتے ہو
۱۱- اکتوبر ۱۹۰۵ء - رؤیا - دیکھا - کہ قدرت اللہ کی بیوی روپوں کی ایک ڈھیری میرے پیش کرتی ہے اس میں ایک لکڑی بھی ہے
الہام - اُرید الخیر
ترجمہ - میں خیر کا ارادہ کرتا ہوں

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم

انا للہ و انا الیہ راجعون - اللھم اجرنا فی مصیبتنا - اللھم لا تفتنا بعدہ ولا تحرمنا اجرہ واغفر لنا ولہ -
حضرت مولوی صاحب کاربنکل اور اس کے عوارض سے بکلی شفا پا کر پھر ذات الجنب کی بیماری سے آج ۱۱ اکتوبر ۱۹۰۵ء بروز بدھ بعد نماز ظہر قریب ۲ بجے کے اس جہان فانی سے رخصت ہوئے اور ابتدا بیماری سے ۱۵ دن تک زندہ رہے - اللھم اغفر لہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ واکرم منزلہ ووسع مدخلہ - آں مرحوم کے ایام علالت میں بلکہ اس سے بھی چند روز پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات جو وقتاً فوقتاً اخبار میں شائع ہوتے رہے ان کی پہلے سے خبر دیتے تھے جیسا کہ الہام فنزع عیسیٰ و من معہ عیسےٰ اور اس کے ساتھی نزع میں پڑ گئے (بدر مورخہ ۱۷ - اگست ۱۹۰۵ء) اور الہام سینتالیس سال کی عمر انا للہ و انا الیہ راجعون (بدر مورخہ ستمبر ۱۹۰۵ء) اور الہام کفن میں لپیٹا گیا (بدر مورخہ ستمبر ۱۹۰۵ء) اور الہام - ان المنایا لا تطیش سھامھا تحقیق موتوں کے تیر نہیں رُک سکتے (بدر مورخہ ستمبر ۱۹۰۵ء) الہام - اذا جاء افواج وسمع من السماء - جب آسمان سے فوجیں اور زہر آتی (بدر مورخہ ستمبر ۱۹۰۵ء) اور الہام - تؤثرون الحیوۃ الدنیا یہ تمام الہامات صریح طور پر موت کی خبر دیتے تھے اور دعا کا یہ اثر ہوا - کہ پھر بھی خدا نے دکھا دیا - کہ کاربنکل سے بالکل شفا ہو گئی اور تمام زخم اچھے ہو گئے مگر چونکہ الہامات مذکورہ بالا کے رو سے تقدیر مبرم تھی اس لئے ایک اور بیماری لاحق ہو گئی یعنی ذات الجنب اور اس وجہ سے ۱۰۶ درجہ کا بخار ایک رات اور قریباً ایک دن رہ کر ظہر اور عصر کے درمیان قریباً اڑھائی بجے اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے - یہ عجیب قدرت حق ہے کہ ایک طرف خدا تعالیٰ نے حسب منشاء دعا کے کاربنکل کو اچھا کر دیا دوسری طرف جیسا کہ الہامات میں فرمایا تھا موت بھی آ گئی - اور چونکہ انسان دوستوں کی زندگی اور ان کیواسطے خیر کا حریص ہوتا ہے - اس عاجز اور میرے دوست ایڈیٹر الحکم نے بعض رؤیا اور الہامات کو اپنے اجتہاد سے مبشر سمجھ کر اور موت کے الہامات کو نظر انداز کر کے اور درمیان میں کئی روز مولوی صاحب کی طبیعت کو اچھا پا کر اور اصل کاربنکل کو شفا پاتے دیکھ کر یہی سمجھا بلکہ لکھا کہ اب مولوی صاحب خطرہ سے نکل گئے - مگر خدا کو یہی منظور تھا - کہ یہ معزز دوست ہم سے جدا ہو اور اسکی جدائی سے ہم غمناک ہیں جس پر ہم صبر کرتے ہیں اور جیسا کہ آنحضرت صلعم کے زمانہ میں بعض معزز صحابہ کی وفات اور شہادت کا صدمہ ہوتا تھا ایسا صدمہ ہم نے بھی دیکھا اور مولوی صاحب ممدوح کا بڑی استقامت اور رضا بقضا سے خاتمہ ہوا آخیر وقت تک خدا تعالیٰ کو دردناک دل کیساتھ یاد کرتے رہے اور مرحوم کا جنازہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے معہ جماعت جن کی تعداد قریباً دو سو ہو گی - میدان میں پڑھا اور تمام جماعت آپ کے غم میں چشم پر آب تھی - اور عین جنازہ پڑھنے کے وقت ایک طرف جماعت کے لوگ چشم پر آب تھے اور دوسری طرف آسمان سے مینہ کے قطرات اس طرح گرتے تھے جیسا کہ روتا ہے اور جنازہ پڑھنے کے بعد وہ قطرے بند ہو گئے - ان قطروں کا گرنا بعینہٖ رونے کی شکل پر تھا - جس سے ثابت ہوا کہ آسمان بھی انکی موت پر رو دیا -
حضرت مکرم مولوی نورالدین صاحب نے مرحوم کی پیشانی پر بوسہ دیا - اور چشم پر آب ہوئے اور جیسا کہ آنحضرت نبی کریم نے اپنے بیٹے ابراہیم کی وفات پر فرمایا تھا - ہم بھی کہتے ہیں - ان العین تدمع والقلب یحزن - ولا نقول الا ما یرضی ربنا وانا بفراقک یا عبدالکریم لمحزونون - قضائے آسمانی تو مبرم تھی جیسا کہ خدا تعالیٰ نے پہلے سے ظاہر کر دیا تھا - واقع ہو گئی مگر مرحوم کی ایام علالت میں جو ہمدردی و غمگساری اور خدمت حضرت مسیح نے اپنے ایک خادم کیواسطے دکھائی وہ قیامت تک اسوۂ حسنہ کی ایک مثال قائم رہیگی

تازہ وحی) ۱۱- اکتوبر ۱۹۰۵ء - قبل فجر - موتو قبلا - یایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم ۱۲- اکتوبر ۱۹۰۵ء - انی مھین من اراد اھانتک فرمایا پہلے الہام کے یہ معنے ہیں کہ مولوی عبدالکریم صاحب کی موت پر حد سے زیادہ غم کرنا ایک قسم کی مخلوق کی عبادت ہے کیونکہ جس سے حد سے زیادہ محبت کیجاتی ہے یا حد سے زیادہ اسکی جدائی کا غم کیا جاتا ہے وہ معبود کے حکم میں ہو جاتا ہے - خدا ایک کو بلا لیتا ہے دوسرا اسکا قائم مقام کر دیتا ہے - تا درا وہ بے نیاز ہے - پہلے اس سے ایک یہ بھی الہام ہوا

صدیق

ڈائری - فرمایا مسلمانوں کو چاہیئے - کہ وہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم کر لیں - اگر ایسے خوش کریں - تو سب کچھ مل سکتا ہے مگر ان کی بڑی بدقسمتی ہے کہ وہ اس کو ناراض کر رہے ہیں - مجھے بہت ہی افسوس ہوتا ہے - جب میں دیکھتا ہوں - کہ مسلمانوں کو خدا نے ایک سچا دین اسلام عطا کیا تھا - مگر انہوں نے اس کی قدر نہیں کی - خدا جانے یہ بے پروائی کیا نتیجہ پیدا کرے - دین کی کچھ بھی پروا اور غیرت نہیں باہم اگر جنگ و جدل ہے - تو اس میں شیخی - ریا - عجب مقصود ہے - نہ کہ اللہ تعالیٰ کا جلال اور عظمت لیکن جو شخص ہر امر میں اللہ تعالیٰ کو مقدم کرے - اور اس کے دین کی حمیت اور غیرت میں ایسا محو ہو - کہ ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کا ظاہر کرنا اس کا مقصود خاطر ہو - ایسا شخص اللہ تعالیٰ کے دفتر میں صدیق کہلاتا ہے

غریب جماعت

ہم جس طریق پر اسلام کو پیش کر سکتے ہیں دوسرا نہیں کر سکتا - مگر مشکلات یہ ہیں کہ ہماری جماعت کا بہت بڑا حصہ غربا کا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر ہے - کہ باوجودیکہ یہ غربا کی جماعت ہے تاہم میں دیکھتا ہوں کہ ان میں صدق ہے اور ہمدردی ہے اور وہ اسلام کی ضروریات سمجھکر حتی المقدور اس کے لئے خرچ کرنے سے فرق نہیں کرتے - اللہ تعالیٰ ہی کا فضل ساتھ ہو تو کام بنتا ہے اور ہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۲۷ ستمبر ۱۹۰۵ء ۔ ۱۔ تَاْتِیْکَ نُصْرَتِیْ۔
ترجمہ۔ میری مدد تیرے پاس آئے گی۔
۲۔ یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْق
ترجمہ۔ ہر ایک دور کی راہ سے تیرے پاس لائیں گے۔
۲۸۔ ستمبر ۱۹۰۵ء حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا
ترجمہ۔ خوب ہوا از روئے جگہ قرار پکڑنے کے اور از روئے جگہ ٹھہرنے کے۔
۵۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء ۔ [illegible] عالی جناب
۷۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء ۔ بوقت صبح پیش از نماز فجر۔ رؤیا دیکھا۔ کہ میں گورداسپور سے آیا ہوں۔ اور ایک مضبوط گوٹ گھوڑے پر سوار ہوں جو کُمَیت رنگ کا ہے۔ گھوڑے پر ہی نماز پڑھی ہے۔ اور سجدہ بھی کیا ہے۔ مجھے خیال آیا کہ جب میں گورداسپور گیا تھا۔ تو میرا بھائی بیمار تھا۔ اور ان کے بچنے کی امید نہ تھی۔ معلوم نہیں۔ اس کا اب کیا حال ہے۔ گھر کے پاس کوچہ میں میراں بخش حجام ملا۔ وہ بڑی خوش خوش باتیں کرتا ہے۔ جس سے میں نے سمجھا کہ اب بھائی صاحب تندرست ہوں گے؟
۷۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء ۔ قبل از نماز فجر۔ رؤیا۔ دیکھا۔ کہ ایک عورت قریباً تیس سال عمر فوت ہو گئی۔ (اسی روز ایک خادمہ تابی نام کی پوتی عمر تیس سال میں فوت ہوئی۔ بچہ جننے کے بعد بیمار تھی)۔
۱۰۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء ۔ رؤیا۔ دیکھا۔ کہ میں کسی جگہ ہوں اور استنجا کے واسطے ایک جگہ سے ڈھیلا لیا ہے۔ تو دیکھا کہ وہاں بہت سے آدمی جیسے مزدور لنگوٹی پوش ہوتے ہیں بیٹھے ہیں۔ جن سے کراہیت ہوئی۔ پھر میں نے شادی خان کو بلانا چاہا۔ اور خیال آیا کہ اتنے آدمیوں میں سے اُسے کس طرح شناخت کروں۔ مگر میں نے آواز دی۔ تو شادی خان فوراً کھڑا ہو گیا۔ اس کے ساتھ الہام ہوا۔
اِذْ کَفَفْتُ عَنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْل
ترجمہ۔ جب میں نے بنی اسرائیل کو دشمنوں کے شر سے بچا لیا۔
۴۔ ستمبر ۱۹۰۵ء یا اس کے قریب کا الہام۔ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا۔ ترجمہ۔ دنیا کی زندگی کو تم اختیار کرتے ہو
۱۱۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء ۔ رؤیا۔ دیکھا۔ کہ قدرت اللہ کی بیوی رُدیوں کی ایک ڈھیری میرے پیش کرتی ہے اس میں ایک لکڑی بھی ہے
الہام ۔ اُرِیْدُ الْخَیْر
ترجمہ ۔ میں خیر کا ارادہ کرتا ہوں

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم

انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللّٰھم اجرنا فی مصیبتنا۔ اللّٰھم لا تفتنا بعدہ واخلف لنا خیراً منہ واغفر لنا ولہ۔

حضرت مولوی صاحب کاربنکل اور اس کے عوارض سے کلی شفا پا کر پھر ذات الجنب کی بیماری سے آج ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء بروز بدھ بعد نماز ظہر قریب ۲½ بجے اس جہان فانی سے رخصت ہوئے اور ابتدا بیماری سے ۱۵ دن تک زندہ رہے۔ اللّٰھم اغفر لہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ واکرم منزلہ ووسع مدخلہ۔ آن مخدوم کے ایام علالت میں بلکہ اس سے بھی چند روز پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات جو وقتاً فوقتاً اخبار میں شائع ہوتے رہے اس دن کی پہلے سے خبر دیتے تھے جیسا کہ الہام فزع عیسیٰ ومن معہ عیسیٰ اور اس کے ساتھی فزع میں پڑ گئے (بدر مورخہ ۱۷۔ اگست ۱۹۰۵ء) اور الہام سینتالیس سال کی عمر۔ انا للہ وانا الیہ راجعون (بدر مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۰۵ء) اور الہام کفن میں لپیٹا گیا (بدر مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۰۵ء) اور الہام۔ اِنَّ الْمَنَایَا لَا تَطِیْشُ سِھَامُھَا بتحقیق موتوں کے تیر نہیں رُک سکتے (بدر مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۰۵ء) الہام۔ اذا جاء افواج وسم من السماء جب آسمان سے فوجیں اور زہر آئی (بدر مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۰۵ء) اور الہام۔ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا یہ تمام الہامات صریح طور پر موت کی خبر دیتے تھے اور دعا کا یہ اثر ہوا کہ پھر بھی خدا نے دکھا دیا۔ کہ کاربنکل سے بالکل شفا ہو گئی اور تمام زخم اچھے ہو گئے مگر چونکہ الہامات مذکورہ بالا کے رُو سے تقدیر موت مبرم تھی اس لئے ایک اور بیماری لاحق ہو گئی یعنی ذات الجنب اور اس وجہ سے ۱۰۴ درجہ کا بخار ایک رات اور قریباً ایک دن رہ کر ظہر اور عصر کے درمیان قریباً اڑھائی بجے اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے۔ یہ عجیب قدرت حق ہے کہ ایک طرف خدا تعالیٰ نے حسب منشاء دعا کے کاربنکل کو اچھا کر دیا دوسری طرف جیسا کہ الہامات میں فرمایا تھا موت بھی آ گئی۔ اور چونکہ انسان دوستوں کی زندگی اور ان کیواسطے خیر کا حریص ہوتا ہے۔ اس عاجز اور میرے دوست ایڈیٹر الحکم نے بعض رؤیا اور الہامات کو اپنے اجتہاد سے مبشر سمجھ کر اور موت کے الہامات کو تاویل انداز کر کے اور درمیان میں کئی روز مولوی صاحب کی طبیعت کو اچھا پا کر اور اصل کاربنکل کو شفا پاتے دیکھ کر یہی سمجھا بلکہ لکھا کہ اب مولوی صاحب خطرہ سے نکل گئے۔ مگر خدا کو یہی منظور تھا۔ کہ یہ معزز دوست ہم سے جدا ہو اور اسکی جدائی سے ہم غمناک ہیں جس پر ہم صبر کرتے ہیں اور جیسا کہ آنحضرت صلعم کے زمانہ میں بعض معزز صحابہ کی وفات اور شہادت کا صدمہ ہوتا تھا ایسا صدمہ ہم نے بھی دیکھا اور مولوی صاحب ممدوح کا بڑی استقامت اور رضا بالقضا سے خاتمہ ہوا آخیر وقت تک خدا تعالیٰ کو دردناک دل کیساتھ یاد کرتے رہے اور مرحوم کا جنازہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے معہ جماعت جن کی تعداد قریباً دو سو ہو گی۔ میدان میں پڑھایا۔ تمام جماعت آپ کے غم میں چشم پُرآب تھی۔ اور عین جنازہ پڑھنے کے وقت ایک طرف جماعت کے لوگ چشم پُرآب تھے اور دوسری طرف آسمان سے مینہ کے قطرات اس طرح گرتے تھے جیسا کہ رونے والے اور جنازہ پڑھنے کے بعد وہ قطرے بند ہو گئے۔ ان قطروں کا گرنا بعینہ رونے کی شکل پر تھا۔ جس سے ثابت ہوا کہ آسمان بھی انکی موت پر رویا۔

حضرت مکرم مولوی نورالدین صاحب نے مرحوم کی پیشانی پر بوسہ دیا اور چشم پُرآب ہوئے اور جیسا کہ آنحضرت نبی کریم نے اپنے بیٹے ابراہیم کی وفات پر فرمایا تھا ہم بھی کہتے ہیں۔ اِنَّ الْعَیْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ یَحْزَنُ۔ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا یَرْضٰی رَبُّنَا وَاِنَّا بِفِرَاقِکَ یَا عَبْدَالْکَرِیْم لَمَحْزُوْنُوْن۔ قضائے آسمانی تو مبرم تھی جیسا کہ خدا تعالیٰ نے پہلے سے خبر دی تھا۔ واقع ہو گئی مگر مرحوم کی ایام علالت میں جو ہمدردی، غمگساری اور خدمت حضرت مسیح نے اپنے ایک خادم کیواسطے دکھائی وہ قیامت تک اسوۂ حسنہ کی ایک مثال قائم رہیگی۔

تازہ وحی

۱۱۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ قبل وفات مولوی صاحب۔ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ۔ ۱۲۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ۔ فرمایا پہلی الہام کے یہ معنے مجھے معلوم ہوئے کہ مولوی عبدالکریم صاحب کی موت پر حد سے زیادہ غم کرنا ایک قسم کی مخلوق کی عبادت ہے کیونکہ جس سے حد سے زیادہ محبت کیجاتی ہے یا حد سے زیادہ اسکی جدائی کا غم کیا جاتا ہے وہ معبود کے حکم میں ہو جاتا ہے۔ خدا ایک کو لیتا ہے دوسرا اسکا قائم مقام کر دیتا ہے۔ قادر اور بے نیاز ہے۔ پہلے اس سے ایک [illegible]

صدیق

ڈائری

فرمایا مسلمانوں کو چاہئیے۔ کہ وہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم کریں۔ اگر اسے خوش کریں۔ تو سب کچھ مل سکتا ہے مگر ان کی یہی تو بد قسمتی ہے کہ وہ اس کو ناراض کر رہے ہیں۔ مجھے بہت ہی افسوس ہوتا ہے جب میں دیکھتا ہوں۔ کہ مسلمانوں کو خدا نے ایک سچا دین اسلام عطا کیا تھا۔ مگر انہوں نے اس کی قدر نہیں کی۔ خدا جانے یہ بے پروائی کیا نتیجہ پیدا کرے۔ دین کی کچھ بھی پروا اور غیرت نہیں باہم اگر جنگ و جدل ہے تو اس میں شیخی۔ ریا۔ عجب مقصود ہے۔ نہ کہ اللہ تعالیٰ کا جلال اور عظمت لیکن جو شخص ہر امر میں اللہ تعالیٰ کو مقدم کرے۔ اور اس کے دین کی حمیت اور غیرت میں ایسا محو ہو۔ کہ ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کا ظاہر کرنا اس کا مقصود خاطر ہو۔ ایسا شخص اللہ تعالیٰ کے دفتر میں صدیق کہلاتا ہے۔

غریب جماعت

ہم جس طریق پر اسلام کی کوشش کر سکتے ہیں دوسرا نہیں کر سکتا۔ مگر مشکلات یہ ہیں کہ ہماری جماعت کا بہت بڑا حصہ غربا کا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ باوجودیکہ یہ غربا کی جماعت ہے تاہم میں دیکھتا ہوں کہ انہیں صدق ہے اور ہمدردی ہے اور وہ اسلام کی ضروریات سمجھ کر حتی المقدور اس کے لئے خرچ کرنے سے فرق نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ ہی کا فضل ساتھ ہو تو کام بنتا ہے اور ہم

اس کے فضل کے امیدوار ہین

طوفان جس طرح پر ایک طوفان قریب آتا ہو۔ تو انسان کو فکر ہوتا ہے۔ کہ یہ طوفان تباہ کر دیگا اسی طرح پر اسلام پر طوفان آ رہے ہین۔ مخالف ہر وقت ان کوششون مین لگے ہوئے ہین۔ کہ اسلام تباہ ہو جاوے لیکن مین یقین رکھتا ہون۔ کہ اللہ تعالیٰ اسلام کو ان تمام حملون سے بچالیگا۔ اور وہ اس طوفان مین بھی اس کا بیڑا اسلامتی سے کنارہ پر پہنچا دیگا۔ انبیاء علیہم السلام کے حالات پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب ان کو مشکلات نظر آتی ہین۔ تو بجز اس کے اور کوئی صورت نہ ہوتی تھی۔ کہ وہ راتون کو اٹھ اٹھ کر دعائین کرتے تھے۔ قوم تو صم بکم ہوتی ہے وہ ان کی باتین سنتی نہین۔ بلکہ تنگ کرتی اور دکھ دیتی ہے اس وقت راتون کی دعائین ہی کام کیا کرتی تھین۔ اب بھی یہی صورت ہے۔ باوجودیکہ اسلام ضعف کی حالت مین ہے۔ اور ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ اس کی بحالی کے لئے پوری کوشش کی جائے۔ لیکن مین دیکھتا ہون کہ ہم سے جب اس کوشش مین لگے ہوئے ہین۔ ہر طرح سے ہماری مخالفت کے لئے سعی کی جاتی ہو۔ یہ میری مخالفت نہین خدا تعالیٰ سے جنگ ہے۔ مین تو یہان تک یقین رکھتا ہون۔ کہ اگر میری طرف سے کوئی کتاب اسلام پر جاپان مین شائع ہو۔ تو یہ لوگ میری مخالفت کے لئے جاپان بھی جا پہنچین۔ لیکن ہوتا وہی ہے۔ جو خدا چاہتا ہے

پاک نفس وہ شخص بڑا ہی مبارک اور خوش قسمت ہے جس کا دل پاک ہو۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے اظہار کا خواہان ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کو دوسرون پر مقدم کر لیتا ہے۔ جو لوگ میری مخالفت کرتے ہین۔ ان کا اور ہمارا فیصلہ اللہ تعالیٰ ہی کے سامنے ہے وہ ہمارے اور ان کے دلون کو خوب جانتا ہے۔ اور دیکھتا ہے کہ کس کا دل دنیا کے نمود اور نمایش کے لئے ہے۔ اور کون ہے جو خدا تعالیٰ ہی کے لئے اپنے دل مین سوز و گداز رکھتا ہو۔ یہ خوب یاد رکھو۔ کہ کبھی روحانیت صعود نہین کرتی جب تک دل پاک نہ ہو۔ جب دل مین پاکیزگی اور طہارت پیدا ہوتی ہے۔ تو اس مین ترقی کے لئے ایک خاص طاقت اور قوۃ پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر اس کے لئے ہر قسم کے سامان مہیا ہو جاتے ہین۔ اور وہ ترقی کرتا ہے۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو۔ کہ بالکل اکیلے تھے۔ اور اس بیکسی کی حالت مین دعوے کرتے ہین۔ یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا۔ کون اس وقت خیال کر سکتا تھا۔ کہ یہ دعوی ایسے بے یار و مددگار شخص کا بار آور ہوگا۔ پھر ساتھ ہی اس قدر مشکلات آپؐ کو پیش آئے۔ کہ ہمین تو ان کا ہزارہ وان حصہ بھی نہین آئے۔

مصائب وہ زمانہ تو ایسا زمانہ تھا۔ کہ سکھا شاہی سے بھی بدتر تھا۔ اب تو گورنمنٹ کیطرف سے پورا امن اور آزادی ہے۔ اس وقت ایک چالاک آدمی ہر قسم کی منصوبہ بازی سے جو کچھ بھی چاہتا۔ دکھ پہنچاتا۔ مگر مکہ جیسی جگہ مین اور عربون جیسی وحشیانہ زندگی رکھنے والی قوم مین آپؐ نے وہ ترقی کی۔ جس کی نظیر دنیا کی تاریخ پیش نہین کر سکتی

اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتا ہے۔ کہ خود ان کی مذہبی تعلیم اور عقاید کے خلاف انھین سنایا۔ کہ یہ لات اور عزی جن کو تم اپنا معبود قرار دیتے ہو۔ یہ سب پلید اور حطب جہنم ہین۔ اس سے بڑھ کر اور کون سی بات عربون کی ضدی قوم کو جوش دلانے والی ہو سکتی ہے۔ لیکن انہین عربون مین آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نشوونما پایا۔ اور ترقی کی۔ انھین مین سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جیسے بھی نکل آئے۔ اس سے ہمین امید ہوتی ہے۔ کہ انھین مخالفون سے وہ لوگ بھی نکلین گے جو خدا تعالیٰ کی مرضی کو پورا کرنے والے اور پاک دل ہون گے۔ اور یہ جماعت جو اس وقت تک طیار ہوئی ہو۔ آخر انھین مین سے آئی ہے۔

دلی پر امید کئی دفعہ میر صاحب (میر ناصر نواب صاحب مراد ہین۔ ایڈیٹر) نے ذکر کیا کہ دلی سے کوئی امید نہین رکھنی چاہیئے۔ مگر میرے دل مین یہی آتا ہے۔ کہ یہ بات درست نہین۔ دلی مین بھی بعض پاک دل ضرور چھپے ہوئے ہون گے۔ جو آخر اس طرف آئین گے۔ اللہ تعالیٰ نے جو ہمارا تعلق دلی سے کیا ہے یہ بھی خالی از حکمت نہین۔ اللہ تعالیٰ سے ہم کبھی نا امید نہین ہو سکتے۔ آخر خود میر صاحب بھی دلی ہی کے ہین غرض یہ کوئی نا امید کرنے والی بات نہین ہو۔ آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک اور کامل نمونہ ہمارے سامنے ہے۔ کہ مکہ والون نے کیسی مخالفت کی۔ اور پھر اسی مکہ مین سے وہ لوگ نکلے۔ جو دنیا کی اصلاح کرنے والے ٹھیرے۔ کیا یہ سچ نہین ہے۔ کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ انہی مین سے تھے۔ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ جن کی بابت آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ابوبکر کی قدر و منزلت اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس بات سے ہے جو اس کے دل مین ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ انہی مکہ والون مین سے تھے۔ حضرت عمرؓ بڑے بھاری مخالف تھے۔ یہان تک کہ ایک مرتبہ مشورہ قتل مین بھی شریک اور قتل کے لئے مقرر ہوئے۔ لیکن آخر خدا تعالیٰ نے ان کو وہ جوش اظہار اسلام کا دیا۔ کہ غیر قومین بھی ان کی تعریف کرتین۔ اور ان کا نام عزۃ سے لیتے ہین

ہم کو وہ مشکلات پیش نہین آئے۔ جو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش آئے۔ باوجود اس کے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت نہ ہوئے۔ جب تک پورے کامیاب نہین ہو گئے اور آپ نے اذا جاء نصر اللہ والفتح ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا کا نظارہ دیکھ نہین لیا۔

ہماری کامیابی آج ہمارے مخالف بھی ہر طرح کی کوشش ہمارے نابود کرنے کی کرتے ہین۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ وہ اس مین کامیاب نہین ہو سکے اور انھون نے دیکھ لیا ہے۔ کہ جسقدر مخالفت اس سلسلہ کی انھون نے کی ہے۔ اسی قدر ناکامی اور نامرادی ان کے شامل حال رہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو بڑھایا ہے۔ یہ تو خیال کرتے اور رائے لگاتے ہین۔ کہ یہ شخص مر جاویگا۔ اور جماعت متفرق ہو جاویگی۔ یہ فرقہ بھی دوسرے فرقہ برہمو وغیرہ کی طرح ہے۔ کہ جن مین کوئی کشش نہین ہے۔ اس لئے اس کے ساتھ اس کا خاتمہ ہو جاویگا۔ مگر وہ نہین جانتے۔ کہ خدا تعالیٰ نے خود ارادہ فرمایا ہے۔ کہ اس سلسلہ کو قایم کرے اور اسے ترقی دے کیا آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے فرقے نہ تھے۔ اس وقت ان کے مخالف بھی یہی سمجھتے ہون گے۔ کہ بس اب ان کا خاتمہ ہے۔ لیکن خدا نے ان کو کیسا نشوونما دیا اور پھیلایا ان کو سوچنا چاہیئے۔ کہ اگر کوئی فرقہ تھوڑی سی ترقی کر کے رک جاتا ہے۔ تو ایسے فرقون کی نظیر موجود نہین۔ جو عالم پر محیط ہو جاتے ہین۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے ارادون پر نظر کر کے حکم کرنا چاہیئے۔ جو لوگ رہ گئے۔ اور ان کی ترقی رک گئی۔ ان کی نسبت ہم یہی کہین گے۔ کہ وہ اس کی نظر مین مقبول نہ تھے۔ وہ اس کی نہین۔ بلکہ وہ اپنی پرستش چاہتے تھے۔ مگر مین ایسے لوگون کو نظیر مین پیش کرتا ہون۔ جو اپنے وجود سے جل جاوین۔ اور اللہ تعالیٰ ہی کی عظمت اور جلال کے خواہشمند ہون۔ اس کی راہ مین ہر دکھ اور موۃ کے اختیار کرنے کو آمادہ ہون۔ پھر کیا کوئی کہ سکتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ انھین تباہ کر دے؟ کون ہے۔ جو اپنے گھر کو خود تباہ کر دے؟ ان کا سلسلہ خدا کا سلسلہ ہوتا ہے اس لئے وہ خود اُسے ترقی دیتا ہے۔ اور اس کے نشوونما کا باعث ٹھیرتا ہے

ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر دنیا مین ہوئے ہین کیا کوئی کہ سکتا ہے کہ ان مین سے کون تباہ ہوا ایک بھی نہیں اور پھر آنحضرۃ صلعم کو مجموعی طور پر دیکھلو۔ کیونکہ آپ جامع کمالات تھے ساری قوم آپ کی دشمن ہو گئی اور اس نے قتل کے منصوبہ کئے مگر آپ کی اللہ تعالیٰ نے وہ تائید کی جسکی نظیر دنیا مین نہین ملتی۔

اس کے فضل کے امیدوار ہیں

طوفان

جس طرح پر ایک طوفان قریب آتا ہو۔ تو انسان کو فکر ہوتا ہے۔ کہ یہ طوفان تباہ کر دیگا۔ اسی طرح پر اسلام پر طوفان آ رہے ہیں مخالف ہر وقت ان کوششون میں لگے ہوئے ہیں۔ کہ اسلام تباہ ہو جاوے لیکن میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ اسلام کو ان تمام حملون سے بچا ئیگا۔ اور وہ اس طوفان میں بھی اس کا بیڑا اسلامتی سے کنارہ پر پہنچا دیگا۔ انبیاء علیہم السلام کے حالات پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب ان کو مشکلات نظر آتی ہیں۔ تو بجز اس کے اور کوئی صورت نہ ہوتی تھی۔ کہ وہ راتون کو اُٹھ اُٹھ کر دعائیں کرتے تھے۔ قوم تو صم بکم ہوتی ہے وہ ان کی باتیں سنتی نہیں۔ بلکہ تنگ کرتی اور دکھ دیتی ہے اس وقت راتون کی دعائیں ہی کام کیا کرتی تھیں۔ اب بھی یہی صورت ہے۔ باوجودیکہ اسلام ضعف کی حالت میں ہے۔ اور ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ اس کی بحالی کے لئے پوری کوشش کی جائے۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ ہم سے جب اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ ہر طرح سے ہماری مخالفت کے لئے سعی کی جاتی ہی۔ یہ میری مخالفت نہیں خدا تعالیٰ سے جنگ ہے۔ میں تو یہان تک یقین رکھتا ہوں۔ کہ اگر میری طرف سے کوئی کتاب اسلام پر جاپان میں شائع ہو۔ تو یہ لوگ میری مخالفت کے لئے جاپان بھی جا پہنچیں۔ لیکن ہوتا وہی ہے۔ جو خدا چاہتا ہے

پاک نفس

وہ شخص بڑا ہی مبارک اور خوش قسمت ہے جس کا دل پاک ہو۔ اور وہ اللہ تعالےٰ کی عظمت اور جلال کے اظہار کا خواہاں ہو۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ اس کو دوسرون پر مقدم کر لیتا ہے۔ جو لوگ میری مخالفت کرتے ہیں۔ ان کا اور ہمارا فیصلہ اللہ تعالےٰ ہی کے سامنے ہے وہ ہمارے اور ان کے دلوں کو خوب جانتا ہے۔ اور دیکھتا ہی کہ کس کا دل دنیا کے نمود اور نمائش کے لئے ہے۔ اور کون ہی جو خدا تعالےٰ ہی کے لئے اپنے دل میں سوز و گداز رکھتا ہو۔ یہ خوب یاد رکھو۔ کہ کبھی روحانیت صعود نہیں کرتی جب تک دل پاک نہ ہو۔ جب دل میں پاکیزگی اور طہارت پیدا ہوتی ہے۔ تو اس میں ترقی کے لئے ایک خاص طاقت اور قوۃ پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر اس کے لئے ہر قسم کے سامان مہیا ہو جاتے ہیں۔ اور وہ ترقی کرتا ہے۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو۔ کہ بالکل اکیلے تھے۔ اور اس بیکسی کی حالت میں دعوے کرتے ہیں۔ یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا۔ کون اس وقت خیال کر سکتا تھا۔ کہ یہ دعوےٰ ایسے بے یار و مددگار شخص کا بار آور ہوگا۔ پھر ساتھ ہی اس قدر مشکلات آپ کو پیش آئے۔ کہ ہمیں تو ان کا ہزارواں حصہ بھی نہیں آئے۔

مصائب

وہ زمانہ تو ایسا زمانہ تھا۔ کہ سکھا شاہی سے بھی بدتر تھا۔ اب تو گورنمنٹ کیطرف سے پورا امن اور آزادی ہے۔ اس وقت ایک چالاک آدمی ہر قسم کی منصوبہ بازی سے جو کچھ بھی چاہتا تھا۔ وہ کر پہنچاتا۔ مگر مکہ جیسی جگہ میں اور عربون جیسی وحشیانہ زندگی رکھنے والی قوم میں آپ نے وہ ترقی کی۔ جس کی نظیر دنیا کی تاریخ پیش نہیں کر سکتی

اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتا ہے۔ کہ خود ان کی مذہبی تعلیم اور عقائد کے خلاف انھیں سنایا۔ کہ یہ لات اور عزیٰ جن کو تم اپنا معبود قرار دیتے ہو۔ یہ سب پلید اور حطب جہنم ہیں۔ اس سے بڑھ کر اور کون سی بات عربون کی ضدی قوم کو جوش دلانے والی ہو سکتی ہے۔ لیکن انہیں عربون میں آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نشو و نما پایا۔ اور ترقی کی۔ انھیں میں سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جیسے بھی نکل آئے۔ اس سے ہمیں امید ہوتی ہے۔ کہ انھیں مخالفوں سے وہ لوگ بھی نکلیں گے جو خدا تعالیٰ کی مرضی کو پورا کرنے والے اور پاک دل ہوں گے۔ اور یہ جماعت جو اس وقت تک طیار ہوئی ہی۔ آخر انھیں میں سے آئی ہے۔

دلی پر امید

کئی دفعہ میر صاحب (میر ناصر نواب صاحب مراد ہیں۔ ایڈیٹر) نے ذکر کیا کہ دلی سے کوئی امید نہیں رکھنی چاہیئے۔ مگر میرے دل میں یہی آتا ہے۔ کہ یہ بات درست نہیں۔ دلی میں بھی بعض پاک دل ضرور چھپے ہوئے ہوں گے۔ جو آخر ہماری طرف آئیں گے۔ اللہ تعالےٰ نے جو ہمارا تعلق دلی سے کیا ہے یہ بھی خالی از حکمت نہیں۔ اللہ تعالےٰ سے ہم کبھی ناامید نہیں ہو سکتے۔ آخر خود میر صاحب بھی دلی ہی کے ہیں غرض یہ کوئی ناامید کرنے والی بات نہیں ہی۔ آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک اور کامل نمونہ ہمارے سامنے ہے۔ کہ مکہ والون نے کیسی مخالفت کی۔ اور پھر اسی مکہ میں سے وہ لوگ نکلے۔ جو دنیا کی اصلاح کرنے والے ٹھیرے۔ کیا یہ سچ نہیں ہے۔ کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ انہی میں سے تھے۔ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ جن کی بابت آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ابوبکر کی قدر و منزلت اللہ تعالےٰ کے نزدیک اس بات سے ہے جو اس کے دل میں ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ انہی مکہ والون میں سے تھے۔ حضرت عمر رضؓ بڑے بھاری مخالف تھے۔ یہان تک کہ ایک مرتبہ مشورہ و قتل میں بھی شریک اور قتل کے لئے مقرر ہوئے۔ لیکن آخر خدا تعالےٰ نے ان کو وہ جوش اظہار اسلام کا دیا۔ کہ غیر قومیں بھی ان کی تعریف کرتیں۔ اور ان کا نام عزۃ

سے لیتے ہیں

ہم کو وہ مشکلات پیش نہیں آئے۔ جو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش آئے۔ باوجود اس کے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت نہ ہوئے جب تک پورے کامیاب نہیں ہو گئے اور آپ نے اذا جاء نصر اللہ والفتح ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا کا نظارہ دیکھ نہیں لیا۔

ہماری کامیابی

آج ہمارے مخالف بھی ہر طرح کی کوشش ہمارے نابود کرنے کی کرتے ہیں۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکے اور انھوں نے دیکھ لیا ہے۔ کہ جسقدر مخالفت اس سلسلہ کی اُنہوں نے کی ہے۔ اسی قدر ناکامی اور نامرادی ان کے شامل حال رہی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ نے اس سلسلہ کو بڑھایا ہے۔ یہ تو خیال کرتے اور رائے لگاتے ہیں۔ کہ یہ شخص مر جاویگا۔ اور جماعت متفرق ہو جاویگی۔ یہ فرقہ بھی دوسرے فرقہ برہمو وغیرہ کی طرح ہے۔ کہ جن میں کوئی کشش نہیں ہے۔ اس لئے اس کے ساتھ اس کا خاتمہ ہو جاویگا۔ مگر وہ نہیں جانتے۔ کہ خدا تعالےٰ نے خود ارادہ فرمایا ہے۔ کہ اس سلسلہ کو قایم کرے اور اُسے ترقی دے کیا آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے فرقے نہ تھے۔ اس وقت ان کے مخالف بھی یہی سمجھتے ہوں گے۔ کہ بس اب ان کا خاتمہ ہے۔ لیکن خدا نے ان کو کیسا نشو و نما دیا اور پھیلایا ان کو سوچنا چاہیئے۔ کہ اگر کوئی فرقہ تھوڑی سی ترقی کر کے رک جاتا ہے۔ تو ایسے فرقوں کی نظیر موجود نہیں۔ جو عالم پر محیط ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالےٰ کے ارادون پر نظر کر کے حکم کرنا چاہیئے۔ جو لوگ رہ گئے۔ اور ان کی رک گئی۔ ان کی نسبت ہم یہی کہیں گے۔ کہ وہ اس کی نظر میں مقبول نہ تھے۔ وہ اس کی نہیں۔ بلکہ وہ اپنی پرستش [illegible] تھے۔ مگر میں ایسے لوگوں کو نظیر میں پیش کرتا ہوں۔ جو اپنے وجود سے جل جاویں۔ اور اللہ تعالےٰ ہی کی عظمت و جلال کے خواہش مند ہوں۔ اس کی راہ میں ہر دکھ اور [illegible] کے اختیار کرنے کو آمادہ ہوں۔ پھر کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ اللہ تعالےٰ انھیں تباہ کر دے؟ کون ہے۔ جو اپنے آپ کو خود تباہ کر دے؟ ان کا سلسلہ خدا کا سلسلہ ہوتا ہے اس لئے وہ خود اُسے ترقی دیتا ہے۔ اور اس کے نشو و نما کا باعث ٹھیرتا ہے

ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر دنیا میں ہوئے ہیں کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ان میں سے کون تباہ ہوا ایک بھی نہیں اور [illegible] صلعم کو مجموعی طور پر دیکھلو۔ کیونکہ آپ جامع کمالات تھے قوم آپ کی دشمن ہو گئی اور اس نے قتل کے منصوبہ کئے کی اللہ تعالیٰ نے وہ تائید کی جسکی نظیر دنیا میں نہیں ملتی۔

ریویو

دکن کے دو شریف زادے۔ ایک اخلاقی اور نتیجہ خیز ناول۔ مصنفہ جناب ابوالبرکات سید نور المنیب اللہ صاحب جاگیردار حیدرآباد دکن۔ ۴۵ صفحہ عمدہ کاغذ پر خوش خط چھپا ہے۔ مطبع اختر دکن حیدرآباد مین ۷؍ کی قیمت پر ملسکتا ہے۔ اس قصہ کا خلاصہ کلام حضرت علی رضؓ کے اس شعر مین ہے۔

ان الفتی من یقول ھا انا ذا
لیس الفتی من یقول کان ابی

نوجوان شریف زادون کو چاہیے۔ کہ اس قصہ کو پڑھین اور نیک سبق حاصل کرین

آریون کو نیک صلاح۔ اخبار آریہ پترکا کے پڑھنے سے معلوم ہُوا۔ کہ دیانند کی کتاب ستیارتھ پرکاش کا ترجمہ انگریزی زبان مین امریکہ اور جاپان کیلئے ہو رہا ہے۔ آریون کی یہ چستی خوب ہے لیکن اتنی صلاح ہم اور دیتے ہین۔ کہ دیانند کی کتاب مین سے نیوگ والے باب کو علیحدہ رسالہ کی صورت مین چھاپ کر ان ممالک مین نہایت کثرت سے پہلے ہی شائع کرنا چاہیے تاکہ بعد مین کسی کو گلہ شکایت کا موقع نہ رہے۔ کہ آرین فلسفی کا نچوڑ اتنی مدت ہماری نظرون سے کیون پوشیدہ رکھا گیا۔

بقیہ ڈائری

کوہِ صفا پر تبلیغ ایک دفعہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام قوم عرب کو کوہ صفا پر کھڑے ہو کر بلایا۔ اور ہر ایک قوم کا نام لے کر پکارا اور فرمایا۔ کہ اگر مین تمہین کہون۔ کہ ایک بڑا لشکر تم پر چڑھائی کرنے کیواسطے آتا ہے۔ تو کیا تم مانو گے۔ انھون نے جوابدیا۔ کیون نہین مانین گے۔ آپ ہمیشہ سے صادق اور امین ہین۔ تب آپنے فرمایا۔ مین تم کو خدا کے عذاب سے ڈراتا ہون۔ جو اس بت پرستی کے سبب تم پر آنے والا ہے۔ اور مین اللہ کا رسول ہون اہل مجمع نے سمجھا تھا۔ کہ یہ مجمع بھی کسی دنیوی مشورہ کے لئے ہوگا۔ لیکن جب ان کو اللہ تعالٰے کے آنے والے عذاب سے ڈرایا گیا۔ تو ابوجہل بول اٹھا۔

تبت لک سائر الیوم الھذا جمعتنا۔

تو ہلاک ہو کیا سارا دن۔ اسی واسطے تو نے ہمکو جمع کیا ہے

غرض باوجود اس کے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صادق اور امین سمجھتے تھے۔ مگر اس موقعہ پر انہوں نے خطرناک مخالفت کی اور ایک آگ مخالفت کی بھڑک اٹھی۔ لیکن آخر آپ کامیاب ہو گئے۔ اور آپکے مخالف سب نیست و نابود ہو گئے۔

اسباب ترقی فرمایا۔ لوگ چاہتے ہین۔ کہ ترقی ہو مگر وہ نہین جانتے۔ کہ ترقی کس طرح ہوا کرتی ہے۔ دنیاداروں نے تو یہی سمجھ لیا ہے۔ کہ یورپ کی تقلید سے ترقی ہو گی۔ مگر مین کہتا ہون کہ ترقی ہمیشہ راستبازی سے ہوا کرتی ہے۔ اس کے لئے اللہ تعالٰے نے نمونہ رکھا ہوا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی جماعت کا نمونہ دیکھو۔ ترقی اسی طرح ہو گی جیسے پہلے ہوئی تھی۔ اور یہ بالکل سچی بات ہے۔ کہ پہلے جو ترقی ہوئی۔ وہ صلاح اور تقویٰ اور راستبازی سے ہوئی تھی وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے جویا ہوئے۔ اور اس کے احکام کے تابع ہوئے۔ اب بھی جب ترقی ہوگی۔ اسی طرح ہو گی قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدائیت کا موجب ہے اللہ تعالٰے نے تجارت زراعت اور ذرائع معاش سے جو حلال ہون منع نہین کیا۔ مگر ہان اس کو مقصود بالذات قرار نہ دیا جاوے۔ بلکہ اس کو بطور خادم دین رکھنا چاہیے زکوٰۃ سے بھی یہی منشا ہے۔ کہ وہ مال خادم دین ہو خوب یاد رکھو۔ کہ اصل طریق ترقی کا یہی ہے جب تک قوم اللہ تعالیٰ کے لئے قدم نہین اٹھاتی۔ اور اپنے دلون کو پاک و صاف نہین کرتی۔ کبھی ممکن نہین کہ یہ قوم ترقی کر سکے۔ یہ خیال محض غلط ہے۔ کہ صرف انگریزی پڑھنے اور انگریزی لباس پہننے۔ اور شراب پینے اور فسق و فجور مین مبتلا ہونے سے ترقی ہو سکتی ہے یہ تو ہلاک کرنے کی راہ ہے۔ نوح علیہ السلام کے زمانہ مین جو قوم رہتی تھی۔ کیا وہ معاش و آسائش کے سامان نہ رکھتے تھے؟ کیا وہ انگریزی ہی پڑھے ہوئے تھے؟ اسی طرح لوط علیہ السلام کے زمانہ مین بھی معاش کے ذریعے تھے اسی طرح اس زمانہ مین بھی معاش کے بعض ذریعے مین جن مین ایک یہ زبان بھی ہے۔ جو معاش کا ذریعہ سمجھی گئی ہے۔ لیکن وہ زبان جو خدا کی زبان ہے اُسے اللہ تعالٰے نے علم و معرفت کی کنجی بنایا ہے۔ جب انسان تعصب سے پاک ہو کر تدبر سے قرآن شریف کو دیکھے گا اور اعراض صوری اور معنوی سے باز رہیگا۔ بلکہ دعاؤن مین لگا رہیگا۔ تب ترقی ہو گی۔ یہ لوگ جو قومی ترقی کا شور مچا رہے ہین۔ مین ان کی آوازون کو سن کر حیران ہوا کرتا ہون۔ کہ شاید ان کو مرنا ہی بھولا ہوا ہے۔ اور ناپائدار زندگی کو انہون نے مقدم کر لیا ہے۔ یہ چاہتے ہین۔ کہ یورپ جیسے امیر کبیر بن جاوین۔ ہم منع نہین کرتے۔ کہ حد مناسب تک کوئی کوشش نہ کرے۔ مگر افراط تو مذموم امر ہے۔ افسوس ان ترقی چاہنے والون کے نزدیک عملی طور پر ہر ایک بدی حلال ہے۔ یہان تک زنا بھی۔ جیسا کہ یورپ کا عملی طرز بتا رہا ہے۔ اگر یہی ترقی ہے۔ تو پھر ہلاکت کیا ہو گی؟ پس تم اپنی نیتون کو صاف کرو۔ اللہ تعالٰے کو رضامند کرو دعاؤن مین لگے رہو۔ اور دین کی اشاعت کے لئے دعا کرو پھر منع نہین ہے۔ کہ خدا تعالٰے نے جس قسم کی استعداد اور مناسبت معاش کے لئے دی ہے۔ اس سے کام لو زراعت ہو یا ملازمت یا تجارت کرو۔ مگر یہ نہین۔ کہ اس کو مقصود بالذات سمجھ کر دل اس سے لگا لو۔ بلکہ دل اس سے ہمیشہ اداس رکھو۔ اور اُسے ایک ابتلاء سمجھو اور دعا کرتے رہو۔ کہ خدا تعالٰے وہ زمانہ لاوے۔ کہ فراغت کا زمانہ یاد آلٰہی کے لئے میسر آوے۔ میری غرض اور تعلیم تو یہ ہے۔ جو اس پر مخالفت کرے۔ اس کا اختیار ہے ہنسی کرے۔ اختیار ہے۔ مگر حق یہی ہے۔

جو لوگ آزاد مشرب ہین وہ ایسی باتون پر سخت ہنسی کرتے ہین اور کہتے ہین۔ کہ یہ لوگ اطفال کے درجہ پر ہین اور ہمین تیرہ سو برس پیچھے لے جاتے ہین۔ مگر جن مین تقویٰ ہے۔ اور موت کو یاد رکھتے ہین۔ وہ فیصلہ کر سکتے ہین۔ کہ ان دونون مین سے حق پر کون ہے؟

مین یہ بھی دیکھتا ہون۔ کہ جب تک صحت ہے اس وقت تک یہ لوگ ایسی باتین کرتے ہین۔ لیکن جب ذرا مبتلا ہوتے ہین تو ہوش مین آجاتے ہین۔ نیچری مذہب کے لئے اسیقدر مستحکم ہوگا۔ جسقدر دنیوی آسائش و آرام میسر ہوگا جس قدر مصائب ہون گے۔ ڈھیلا ہوتا جائیگا۔ جو شخص دنیوی وجاہت اور عہدہ پاتا ہے۔ اور قوم مین ایک عزت دیکھتا ہے وہ کیا سمجھ سکتا ہے۔ کہ دین کیا چیز ہے؟

صحیح پتہ

کتاب استجلاء الفکر جس کا ریویو اخبار ہذا نمبر ۲۱ مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۰۵ء مین کیا گیا تھا۔ اس کے ملنے کا صحیح پتہ یہ ہے
محمد علی صاحب۔ ٹیلر ماسٹر۔ اکسفورڈ رجمنٹ دلکشاء۔ لکھنؤ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اللّٰھم صل علی محمد وآل محمد کما صلیت علی ابراھیم وآل ابراھیم انک حمید مجید۔

تبلیغ الحق

واضح ہو کہ کسی شخص کے ایک کارڈ کے ذریعہ سے مجھے اطلاع ملی ہے۔ کہ بعض نادان آدمی جو اپنے تئین میری جماعت کی طرف منسوب کرتے ہین حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی نسبت یہ کلمات منہ پر لاتے ہین۔ کہ نعوذ باللہ حسین بوجہ اس کے کہ اس نے خلیفہ وقت یعنی یزید سے بیعت نہین کی باغی تھا۔ اور یزید حق پر تھا لعنت اللہ علی الکاذبین۔ مجھے امید نہین کہ میری جماعت کے کسی راستباز کے منہ سے ایسے خبیث الفاظ نکلے ہون مگر ساتھ اس کے مجھے یہ بھی دل مین خیال گذرتا ہے۔ کہ چونکہ اکثر شیعہ نے اپنے ورد تبرے اور لعن وطعن مین مجھے بھی شریک کر لیا ہے۔ اس لئے کچھ تعجب نہین کہ کسی نادان بے تمیز نے سفیہانہ بات کے جواب مین سفیہانہ بات کہدی ہو۔ جیسا کہ بعض جاہل مسلمان کسی عیسائی کی بدزبانی کے مقابل پر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین کرتا ہے۔ حضرت عیسے علیہ السلام کی نسبت کچھ سخت الفاظ کہدیتے ہین۔ بہرحال مین اس اشتہار کے ذریعہ سے اپنی جماعت کو اطلاع دیتا ہون۔ کہ ہم اعتقاد رکھتے ہین۔ کہ یزید ایک ناپاک طبع دنیا کا کیڑہ اور ظالم تھا اور جن معنون کی رو سے کسی کو مومن کہا جاتا ہے وہ معنے اس مین موجود نہ تھے۔ مومن بننا کوئی امر سہل نہین ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخصون کی نسبت فرماتا ہے۔ قالت الاعراب آمنا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا۔ مومن وہ لوگ ہوتے ہین جن کے اعمال ان کے ایمان پر گواہی دیتے ہین جن کے دل پر ایمان لکھا جاتا ہے اور جو اپنے خدا اور اس کی رضا کو ہر ایک چیز پر مقدم کر لیتے ہین۔ اور تقویٰ کی باریک اور تنگ راہون کو خدا کے لئے اختیار کرتے اور اسکی محبت مین محو ہو جاتے ہین اور ہر ایک چیز جو بت کی طرح خدا سے روکتی ہے۔ خواہ وہ اخلاقی حالت ہو یا اعمال فاسقانہ ہون یا غفلت اور کسل ہو سب سے اپنے تئین دور تر لیجاتے ہین۔ لیکن بدنصیب یزید کو یہ باتین کہان حاصل تھین۔ دنیا کی محبت نے اس کو اندھا کر دیا تھا۔ مگر حسین رضی اللہ عنہ طاہر مطہر تھا اور بلاشبہ وہ ان برگزیدون مین سے ہے۔ جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے۔ اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت مین سے ہے اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے۔ اور اس امام کی تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہے اور ہم اس معصوم کی ہدایت کے اقتدا کرنے والے ہین۔ جو اس کو ملی تھی۔ تباہ ہو گیا وہ دل جو اس کا دشمن ہے اور کامیاب ہو گیا وہ دل جو عملی رنگ مین اس کی محبت ظاہر کرتا ہے۔ اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبت الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے جیسا کہ ایک صاف آئینہ ایک خوبصورت انسان کا نقش۔ یہ لوگ دنیا کی آنکھون سے پوشیدہ ہین۔ کون جانتا ہے انکا قدر مگر وہی جو انہین سے ہین۔ دنیا کی آنکھ ان کو شناخت نہین کر سکتی کیونکہ وہ دنیا سے بہت دور ہین۔ یہی وجہ حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی تھی۔ کیونکہ وہ شناخت نہین کیا گیا۔ دنیا نے کس پاک اور برگزیدہ سے اس کے زمانہ مین محبت کی۔ تا حسین رض سے بھی محبت کیجاتی۔ غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی مین داخل ہے۔ کہ حسین رضی اللہ عنہ کی تحقیر کیجائے اور جو شخص حسین رض یا کسی اور بزرگ کی جو آئمہ مطہرین مین سے ہے تحقیر کرتا ہے۔ یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے۔ وہ اپنی ایمان کو ضایع کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ جلشانہ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے۔ جو اس کے برگزیدون اور پیارون کا دشمن ہے۔ جو شخص مجھے برا کہتا ہے یا لعن طعن کرتا ہے۔ اس کے عوض مین کسی برگزیدہ اور محبوب الٰہی کی نسبت شوخی کا لفظ زبان پر لانا سخت معصیت ہے ایسے موقع پر در گذر کرنا اور نادان دشمن کے حق مین دعا کرنا بہتر ہے کیونکہ اگر وہ لوگ مجھے جانتے کہ مین کس کی طرف سے ہون تو ہرگز برا نہ کہتے وہ مجھے ایک دجال اور مفتری خیال کرتے ہین۔ مین نے جو کچھ اپنی نسبت دعویٰ کیا اور جو کچھ اپنے مرتبہ کی نسبت کہا وہ مین نے نہین کہا بلکہ خدا نے کہا پس مجھے کیا ضرورت ہے کہ ان بحثون کو طول دون اگر مین درحقیقت مفتری اور دجال ہون اور اگر درحقیقت مین اپنے ان مراتب کے بیان کرنے مین جو مین خدا کی وحی کی طرف انکو منسوب کرتا ہون کاذب اور مفتری ہون تو میرے ساتھ اس دنیا اور آخرت مین خدا کا وہ معاملہ ہوگا جو کاذبون اور مفتریون سے ہوا کرتا ہے کیونکہ محبوب اور مردود یکسان نہین ہوا کرتے۔ سو اے عزیزو! صبر کرو کہ آخر وہ امر جو مخفی ہے۔ کھل جائیگا۔ خدا جانتا ہے کہ مین اسکی طرف سے ہون اور وقت پر آیا ہون مگر وہ دل جو سخت ہو گئے اور وہ آنکھین جو بند ہو گئین ہین انکا کیا علاج کر سکتا ہون۔ خدا میری نسبت اشارہ کر کے فرماتا ہے کہ "دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا"۔

پس جبکہ خدا نے اپنے ذمہ لیا ہے کہ وہ زور آور حملون سے میری سچائی ظاہر کریگا تو اس صورت مین کیا ضرورت ہے کہ کوئی شخص میری جماعت مین سے خدا کا کام اپنے گلے ڈالکر میرے مخالفون پر ناجائز حملے شروع کرے۔ نرمی کرو اور دعا مین لگے رہو اور سچی توبہ کو اپنا شفیع ٹھہراؤ اور زمین پر آہستگی سے چلو۔ خدا کسی قوم کا رشتہ دار نہین ہے۔ اگر تم نے اسکی جماعت کہلا کر تقویٰ اور طہارت کو اختیار نہ کیا اور تمہارے دلون مین خوف اور خشیت پیدا نہ ہوا تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہین مخالفون سے پہلے ہلاک کریگا کیونکہ تمہاری آنکھ کھولی گئی اور پھر بھی تم سو گئے اور یہ مت خیال کرو کہ خدا کو تمہاری کچھ حاجت ہے اگر تم اس کے حکمون پر نہین چلو گے اگر تم اس کے حدود کی عزت نہین کرو گے تو وہ تمہین ہلاک کریگا اور ایک اور قوم تمہارے عوض لائیگا جو اس کے حکمون پر چلیگی اور میرے اس اشتہار سے میری غرض صرف یہی نہین کہ مین ظاہر کرون کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہین یہ تو مسلمانون کے دلون پر سے ایک روک کا اٹھانا اور سچا واقعہ انپر ظاہر کرنا ہے بلکہ میری اصل غرض یہ ہے۔ کہ تا مسلمان خالص توحید پر قایم ہو جائین اور انکو خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو جائے اور انکی نمازین اور عبادتین ذوق اور احسان سے ظاہر ہون اور ان کے اندر سے ہر ایک قسم کا گند نکل جائے اور اگر مخالف سمجھتے تو عقاید کے بارے مین مجھ مین اور انمین کچھ بڑا اختلاف نہ تھا۔ مثلاً وہ کہتے ہین کہ عیسیٰ علیہ السلام مع جسم آسمان پر اٹھائے گئے۔ سو مین بھی قایل ہون۔ کہ جیسا کہ آیت انی متوفیک ورافعک الی کا منشا ہے بیشک حضرت عیسیٰ بعد وفات مع جسم آسمان پر اٹھائے گئے۔ صرف فرق یہ ہے کہ وہ جسم عنصری نہ تھا۔ بلکہ ایک نورانی جسم تھا جو ان کو اسی طرح خدا کی طرف سے ملا جیسا آدم اور ابراہیم اور موسیٰ اور داؤد اور یحییٰ اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیاء کو ملا تھا ایسا ہی ہم عقیدہ رکھتے ہین۔ کہ وہ ضرور دنیا مین دوبارہ آنے والے تھے جیسا کہ آگئے۔ صرف فرق یہ ہے کہ جیسا کہ قدیم سے سنت اللہ ہے۔ ان کا آنا صرف بروزی طور پر ہوا۔ جیسا کہ الیاس نبی دوبارہ دنیا مین بروزی طور پر آیا تھا۔ پس سوچنا چاہیئے۔ کہ اس قلیل اختلاف کی وجہ سے جو ضرور ہونا چاہیئے تھا۔ اس قدر شور مچانا کس قدر تقویٰ سے دور ہے۔ آخر جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے حکم بنکر آیا ضرور تھا کہ جیسا کہ لفظ حکم کا مفہوم ہے۔ کچھ غلطیان اس قوم کی ظاہر کرتا۔ جن کی طرف وہ بھیجا گیا ورنہ اس کا حکم کہلانا باطل ہوگا۔ اب زیادہ لکھنے کی ضرورت نہین مین اپنے مخالفون کو صرف یہ کہکر کہ اعملوا علیٰ مکانتکم انی عامل فسوف تعلمون اس اعلان کو ختم کرتا ہون۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

المعلن۔ خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی ۸۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء

براہین احمدیہ

براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف اور اس سلسلہ کی صداقت کی سب سے بڑی گواہ ہے۔ اس مین مندرجہ پیشگوئیان آج تک پوری ہو رہی ہین اور قیامت تک ہوتی رہنگی۔ یہ کتاب ہر ایک جلد نہایت عمدہ۔ خوشخط چھپ رہی ہے۔ قیمت صرف پونے تین روپے ۲۱۲؎۔ درخواستین بنام میان معراج الدین عمر۔ پروپرائٹر بدر قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہئین۔

دفتر بدر سے خط وکتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے تو اس کے ٹکٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے۔ سب خریداران کی خدمت مین التماس ہے۔ کہ خط لکھتے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کرین اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوشخط لکھا کرین۔ بعض لوگون کی عادت ہے کہ خط کا مضمون بہت خوشخط لکھتے ہین۔ مگر اپنا نام اور پتہ ایسا خط مین جلدی سے لکھ ڈالتے ہین۔ کہ یہان کسی سے پڑھا نہین جاتا۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہین

اجرت اشتہارات

[illegible]	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

... کے لئے فی سطر کالم ۲؎ لیکن عہ روپیہ سے کم اجرت نہین لیا جاویگا۔ ضمیمہ بحساب ۳؎ فی سینکڑہ اخبار کیساتھ بھیجا جاویگا۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کرکے بذریعہ خط وکتابت فیصلہ کرلین۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے شائع کرنے سے انکار کردے اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہئیے مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاویگا بشرطیکہ انکے اشتہار کی اجرت سالانہ ۲۵ روپیہ سے کم نہ ہو جن کے اشتہار کی اجرت ۱۲ روپیہ سالانہ ہوگی ان کو اخبار نصف قیمت لیکن محصولڈاک انہین دینا پڑے گا۔

قیمت اخبار

۱۹۰۸ء نصف سے زیادہ گذر چکا ہے۔ اس واسطے جن اصحاب کی قیمت سن روان اب تک وصول نہین ہوئی۔ ان کی خدمت مین اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیا جاوے گا۔ تاکہ قیمت وصول ہو جاوے۔ وی پی اخبار دس دن تک ڈاکخانہ مین رہ سکتا ہے۔ اور آدمی سہولت کے ساتھ روپیہ دے کر وصول کر سکتا ہے۔ لیکن اب بھی جو صاحبان قیمت نہین دے سکتے۔ اور اس کو کسی آئندہ ماہ تک ملتوی رکھنا چاہتے ہین۔ ان کی خدمت مین گذارش ہے کہ وہ فوراً ہم کو مطلع کرین۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ کارخانہ کو ڈاک اور نقصان اٹھانا پڑے۔ بہ سبب تھوڑی خریداری کے کارخانہ اس وقت بہت نقصان مین ہے۔ خرچ آمد سے دوگنا ہو رہا ہے۔ اور پروپرائٹر زر کثیر اس راہ مین خرچ کر رہا ہے۔ اس قدر خرچ کی برداشت ایک فرد واحد کے واسطے ایک مشکل کا سامنا ہے۔ احباب کو چاہئیے۔ کہ اس کی امداد کے لئے اٹھین۔ خریدارون کا پیدا کرنا۔ قیمت کا پیشگی ادا کرنا۔ امدادی چندون کا عطا کرنا۔ جس طرح سے ہو سکے۔ اس کام کو چلتا کرنے کی سعی کرنی چاہئیے۔

ضروری اطلاع

رسالہ نورالدین جس مین فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوشخط۔ عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸؎ ہے۔ درخواستین اس پتہ پر ہون

سیٹھ عبدالواحد ہدایت اللہ مرچنٹ وکمیشن ایجنٹ کٹڑہ جھنڈا سنگھ۔ امرتسر

غریب کی کون سنتا ہے

جماعت کے بعض غریب دوست جو خریداری اخبار کی توفیق نہین رکھتے۔ مگر اس کے پڑھنے کے خواہشمند ہین درخواست رکھتے ہین کہ کوئی ذی استطاعت صاحب اس معاملہ مین انکی مدد کرین ایسا ہی بعض لوگ یا انجمنین یا کتب خانے ہیر علم مین ایسے ہین کہ اگر وہان بدر بھیجا جاوے تو امید ہے کہ دینی فائدہ حاصل ہو۔ کیا ناظرین اس کار خیر مین حصہ لینے کی سعی کر سکتے ہین؟

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب کرین

- تفسیر القرآن۔ مصنفہ ڈاکٹر عبدالحکیم خانصاحب
- تفسیر سورۂ جمعہ۔ مصنفہ حضرت مولانا نورالدین صاحب
- اعجاز احمدی۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی۔
- تحذیر المومنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب
- اعلام الناس۔ 〃 〃 〃
- سواد السبیل۔ 〃 〃 〃
- کشف الالتباس۔ 〃 〃 〃
- ایقاظ النائمین۔ 〃 〃 〃
- موعظہ حسنہ۔ 〃 〃 〃
- صیانتہ الناس۔ 〃 〃 〃
- سر الشہادتین۔ 〃 〃 〃
- الفرقان۔ 〃 〃 〃
- قول الصحیح۔ پنجابی نظم۔ مصنفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر
- عاقبتہ المکذبین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب
- شہادت آسمانی حصہ اول ودوم۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی
- السر المکتوم۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی
- رویائے صالحہ۔
- وفات مسیح پنجابی نظم۔ مصنفہ مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی
- الہامی دعا۔ ربّ کل شئ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی
- پنجابی کامن مستورات کے لئے
- نظم برائے مستورات
- سلاسل الفضائل۔ یہ رسالہ عربی مین ہے اور اردو مین ترجمہ کیا گیا ہے
- سلاسل الفضائل۔ یہ رسالہ عربی زبان سیکھنے کے لئے ہے
- سیرۃ النبی۔ عربی مترجم اردو۔
- تحفۃ المشتاقین۔ پانچ رسالے منظوم بزبان پنجابی حضرت اقدس کی مدح مین
- کلمۃ الفصل۔ عربی معہ قصیدہ عربی مترجم حضرۃ اقدس کی بعثت کے بیان مین
- رسالہ قدیم۔ شیعون کے رد مین
- انباء الغیب۔ مولانا عبداللطیف شہید اکبر کی نسبت ایک پیشگوئی حضرت اقدس شاتان تذبحان کی شرح
- مجموعہ دعا۔
- تعلیم القرآن
- اسم اعظم
- لکچر سیالکوٹ حضرت اقدس
- کرشن اوتار ہندی نظم
- مسیح کی آمد ثانی
- کامن احمدی
- غلام احمد قادیانی ۱۳۰۰ھ۔ اس مبارک نام مین تمام خطبہ الہامیہ اور تریاق القلوب کا فارسی قصیدہ اور فتویٰ ممانعت جہاد کے کچھ شعر لکھے گئے ہین۔

مطبع بدر مین میان معراج الدین صاحب عمر پروپرائٹر کے لئے چھاپا گیا